ضبط و ترتیب - مولانا سعید اللہ حقانی بہری چند
متعلم دارالعلوم حقانیہ

افادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

دو سال قبل دارالعلوم میں باقاعدہ طور جب تعطیلات میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ترجمہ قرآن مجید (بصورت دورۂ تفسیر) کے شعبہ کی منظوری دی اور جسے دارالعلوم کے دو اساتذہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب اور مولانا عبدالقیوم حقانی پڑھا رہے ہیں تو درس کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جو دعائیہ کلمات اور مختصر خطاب فرمایا وہی ٹیپ ریکارڈ سے منتقل کرکے نذرِ قارئین ہے (ادارہ)

اللہ تعالیٰ ترجمہ قرآن مجید کی اس مبارک افتتاح کو ہم سب کے لئے اجر و ثواب کا ذریعہ اور باعث خیر و برکت بنائے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ قرآن مجید نسخہ ہے رحمت اور ہدایت کا۔ ہم جب نماز پڑھتے ہیں تو ہماری نماز کی ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ سے خالی نہیں ہوتی۔ اور نماز کی ہر رکعت میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہم صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت مانگتے ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ آپ کو کوئی بھی حاجت درپیش ہو تو اللہ ہی سے مانگو۔

قرآن مجید میں اور خصوصاً نماز خواہ وہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل کی ہر رکعت میں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے "اھدنا الصراط المستقیم" یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بنگلے یا موٹریں یا زمین یا سلطنت یا وزارت عطا فرما، ایسی دعا کرنا کوئی ممنوع نہیں۔ بقدر ضرورت اور بطریق شریعت طلب دنیا بھی جائز ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے

مانگو۔ اللہ تعالیٰ مانگنے والوں پر خوش ہوتے ہیں۔ اور نہ مانگنے پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیونکہ نہ مانگنا تکبر کی نشانی ہے۔ ایک انسان جب دعا نہیں مانگتا تو گویا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں مستغنی ہوں۔ میں اپنے کام خود کر سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکبر بہت زیادہ مذموم ہے۔

دیکھئے! شیطان نے بہت زیادہ عبادت کی تھی۔ فرشتوں کے زمرے میں تھا لیکن تکبر کیا۔ تکبر کے نتیجہ میں وہ ملعون اور مردود ہو گیا۔ جو انسان دعا نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود کو مستغنی عن اللہ تصور کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ مجھ کو خدا تعالیٰ کے فضل و اعانت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنا کام خود کر سکتا ہوں کپڑا طعام خود پیدا کر سکتا ہوں۔ اور دنیا کے کام اور ضروریات خود پوری کرتا ہوں۔ خدا سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔

سورہ فاتحہ میں اللہ نے سوال کا طریقہ سکھایا ہے۔ اور صراطِ مستقیم کی ہدایت طلب کرنے کو اہمیت دی ہے۔ صراطِ مستقیم کی ہدایت تمام ضروریات دینی دنیوی اور امورِ انسانی کو جامع ہے۔ یہ قرآن مجید ہی صراطِ مستقیم ہے۔ بڑی جامع اور مبارک کتاب ہے۔ جب ہمیں اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں تو یقیناً ہم کامیاب ہیں۔ یہ تو حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے مقابلے میں ہر نعمت کے مقابلے میں قرآن کا علم پڑھنا اور پڑھانا بہت زیادہ افضل ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ تو یہ نعمت اللہ آپ اور ہمارے نصیب کرے۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غارِ حرا میں تھے تو جبرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا۔

"اے اللہ کے رسولؐ "اقرار" پڑھیے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں پڑھ سکتا۔

جبرائیل نے تین بار یہی عرض کیا۔ اور حضورؐ نے ہر بار یہی جواب دیا۔ کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" تب جبرائیل نے آپ کو سینہ سے ملایا اور یہ آیات سنائیں۔ اقرار باسم ربک الذی خلق۔ ترجمہ۔ اپنے رب کے نام سے پڑھیے۔ جو آپ کا تربیت کنندہ ہے اور آپ کو پالا ہے اور آپ کو اس مقام عظیم منصب تک پہنچایا کہ افضل المخلوقات۔ افضل البشر، افضل الانبیاء کا درجہ عطا کیا۔ یہ تربیت کس کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ تو آپ اللہ کا نام لیں اور اس کے نام پر بسم اللہ کہہ دیں۔ اور پڑھنا شروع کریں۔ اگرچہ آپ قاری نہیں ہیں۔ آپ نے سکول و کالج نہیں پڑھا۔ اور کتابیں بھی نہیں پڑھیں۔ اور نہ ہی کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نام مبارک "رب" اور شانِ ربوبیت کے تقاضے کے تحت آپ کی تربیت کرتا ہے۔ "خلق الانسان من علق" اللہ تعالیٰ انقلاب لانے والا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے

لیکن انسان منجمد خون سے پیدا ہوا ہے۔ منجمد خون نجس اور ناپاک ہے۔ خون اور پھر منجمد لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے انسان پیدا کیا۔ خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم اور بنایا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے۔

دیکھو! تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط اور توسل کے ذریعے سے دیئے ہیں۔ اور آپؐ ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے یہ علوم کی نعمت امت کو بخشی ہے۔

الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم جس نے قلم سے علم سکھایا۔ کہ جس سے انسان بے خبر تھا۔ آج ہمارا سارا سلسلہ تصنیف وتالیف کتابت پر ہے۔ اگر رجسٹر ہیں یا کتابیں ہیں یا مختلف علوم ہیں منطق ہے یا فلسفہ ہے سب کتابت پر موقوف ہیں۔ "علم بالقلم" اگر قلم پہ متقدمین نے لکھائی نہ کی ہوتی تو ہم اور آپ کس طرح علم حاصل کر سکتے تو قلم جماد ہے اس میں حیات بھی نہیں ہے۔ اور جب اللہ نے چاہا تو ذریعہ اشاعت علوم بن گئی۔ تو قلم کو کس نے واسطہ بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے واسطہ بنایا۔ اور قلم جماد ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کی ہدایت کے لئے جماد سے کام لیا۔

تو اے محمدؐ آپ اشرف المخلوقات۔ افضل المخلوقات اور افضل الانبیاء ہیں۔ اگر آپ تمام جہان کے لئے معلم بن گئے تو اس میں استبعاد کیا ہے؟ "اقرأ" پڑھ۔ اللہ جب چاہتے ہیں تو جماد سے کام لے لیتے ہیں۔ "جو کہ قلم ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کام لیا۔ اور تمام دنیا کو علوم نبوت سے معمور کر دیا۔ تو آپ بھی جب علوم قرآن پر توجہ دیں گے اور باقاعدگی سے یہاں پڑھیں گے۔ تو یقین جانیں اللہ پاک بھی علوم نبوت کے نور سے مالا مال کر دے گا۔ جس جگہ میں قرآن مجید کی تلاوت ہوتی ہے تو اس جگہ پہ شعاع شمسی عرش سے نازل ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علوم قرآنیہ کے سیکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین
اللہ تعالیٰ دارالعلوم اور اس کے حافظین اور اس کے طلباء، اس کے علماء اور اس کے خدام کی اللہ خود حفاظت فرمائے۔ اور بلند درجوں سے نوازے۔

دعا سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا:۔
قیدیوں کی رہائی کے لئے کثرت سے انا للہ وانا الیہ راجعون کا وظیفہ جاری رکھیں۔ اللہ پاک اس کی برکت سے آسانیاں فرما دے گا۔ نیز ارشاد فرمایا۔
قیدیوں کی رہائی کی نیت سے ان کے ورثاء اور متعلقین اور عام مسلمان ہر نماز کے بعد ٧٠ مرتبہ یَامُعِیْدُ کا ورد جاری رکھیں۔ اور اد اور وظائف کی تلقین کے بعد پھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور دیر تک مجاہدین کی فتح اور قیدیوں کی رہائی کی دعا کرتے رہے۔